اصیل محسن ھیں ۔ جن سے اِیثار ، خلوص ، خون ، گوشت اور ہڈیوں پر آزادی کی تحریکیں اُستوار ہوئیں اور قوم کی تعمیرِ نو ہوئی ۔

اِس صدی کے مُسلم مشاہیر کی تاریخ میں چودھری افضل حق کا نام سرِفہرست ہے جس نے ہنگامی کام اور وقتی سیاست کو اختیار نہیں کیا وہ اُخوت وخلوص کے ساتھ عقیدہ وایمان کی بنیاد پر زندگی کے مستقل مسائل کو مدِنظر رکھتے ہوئے آگے بڑھے ۔ افسری چھوڑی اور قید کی بنے ۔ مجلس احرار اسلام کے اسٹیج سے احرار کے غریب اور مزدور کارکنوں میں سیاسی اور فکری شعور پیدا کیا جو انگریزی سامراج سے ٹکرا گئے انہوں نے معاشی اعتبار سے غریب مگر شعوری لحاظ سے امیر کارکنوں سے وہ کام لیا کہ انگریزی اقتدار ٹوٹ گیا ، سامراجی منصوبے خاک میں مل گئے ۔ اس نے زیر دستوں میں زبردستوں کے گریبانوں میں ہاتھ ڈالنے کا حوصلہ اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کی جراءت پیدا کی ۔ افضل حق اور عطاء اللہ شاہ بخاری' شاہ ولی اللہ کے سلسلہ کی آخری کڑی تھے ۔ جناب جعفر بلوچ نے چودھری صاحب رحمہ اللہ کو منظوم خراجِ تحسین پیش کیا ۔

تقریب کے اختتام پر حاضرین نے اجتماعی دعاءِ مغفرت کی ۔

## کارکنانِ احرار متوجہ ہوں

عالمی مجلس احرارِ اسلام کی رکنیت ومعاونت سازی کی مہم جاری ہے ۔ تمام ماتحت مجالس فوراً اپنی ضرورت کے مطابق فارم طلب فرمائیں ۔

۱۰ مارچ تک مقامی انتخابات مکمل کرکے مرکز کو روانہ کریں باقاعدہ سرکلر علیحدہ جاری کردیا گیا ہے ۔

والسلام

محمد حسن چغتائی (امیر)

سید عطاء المومن بخاری (نائب امیر)

عالمی مجلس احرارِ اسلام پاکستان

دار بنی ہاشم ، مہربان کالونی ، ملتان

بقیہ از صہ ۴۲

ان ہی لوگوں کی طرف سے جو دس سال سے زائد عرصہ ہوا ہے ، اپنے اسلامی شعارات اور وحدت واتحاد کے نعروں سے عالم کے کانوں کو بہرہ کر رہے ہیں' اور ان کے پیشوا امام خمینی کا قول ہے "شیعہ سُنی بھائی بھائی ہیں جو ان میں اختلاف ڈالے وہ شیعہ ہے نہ سُنی ، بلکہ استعماری قوتوں کا ایجنٹ ہے"۔

آپ پر فرض ہے کہ ایران کے حکمرانوں سے استفسار کریں کہ آپ جو شیعہ اور سُنی میں اختلافات کے بانی ہیں اور اہلِ سنت کو تمام حقوق سے محروم کر رہے ہیں کس کے ایجنٹ ہیں اور یہ سب کچھ کس کے اشارے اور ایما پر کر رہے ہیں ؟

آخر میں ہم اپنے شیعہ بھائیوں سے بھی التماس کرتے ہیں کہ ناانصافی اور ظلم کے خلاف آواز بلند کریں ، اور آیت اللہ شریعت مدار ، قطب زادہ ، بنی صدر ، شیخ علی اور اخیر میں آیت اللہ منتظری (خمینی کے جانشین) کے حالات سے سبق سیکھیں ۔

(بہ شکریہ ہفت روزہ "زندگی" لاہور ۱۲ تا ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۹۰ء)

چھپا وطنی
محمد احمد مُعاویہ

چمن چمن سے اُجالا

# وفاقی وزیر دفاع غلام سرور چیمہ
# اپنے عقیدہ کی وضاحت کریں ، مسلمان یا قادیانی ؟

گذشتہ دنوں عالمی مجلس احرارِ اسلام کے مرکزی شعبہ نشر و اشاعت کا ایک اہم تنظیمی اجلاس مرکزی سیکرٹری نشر و اشاعت جناب عبداللطیف خالد چیمہ کی صدارت میں منعقد ہوا ۔ اجلاس میں مختلف تنظیمی امور پر غور و خوض کیا گیا ۔ بعدازاں ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے بھی خطاب کیا ۔ جس میں مولانا اللہ یار ارشد اور سید محمد کفیل بخاری بھی ان کے ہمراہ تھے ۔ انہوں نے کہا کہ وفاقی وزیر دفاع مسٹر غلام سرور چیمہ اپنے عقیدہ کی وضاحت کریں ، ان کے متعلق یہ تاثر عام ہے کہ وہ قادیانی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں ۔

وزارت دفاع میں قادیانیوں کی سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں اور قادیانی افسر کثرت سے بھرتی کئے جا رہے ہیں ۔ وزارت دفاع جیسے حساس عہدے پر کسی قادیانی یا قادیانی نواز کا فائز رہنا مسلمانوں کے لئے ناقابلِ برداشت ہے ، انہوں نے کہا کہ وزیر دفاع وضاحت کریں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے متعلق ان کا عقیدہ کیا ہے ۔ وہ انہیں مسلمان سمجھتے ہیں یا کافر ۔ انہوں نے اس خدشہ کا اظہار کیا کہ چیمہ صاحب کہیں ان افراد میں سے تو نہیں جنہوں نے عوام کے خوف سے ۱۹۷۴ کی تحریک ختم نبوت میں مرزا ناصر کی ہدایت پر جعلی حلف ناموں کے ذریعہ قادیانیت سے برأت کا اعلان کیا تھا اور اندرونی طور پر اپنی ہمدردیاں مرزائی جماعت سے وابستہ رکھیں ۔

انہوں نے مطالبہ کیا کہ وزیر دفاع فوراً اس سلسلہ میں وضاحت کر کے تمام مسلمانوں کے شکوک و شبہات دور کریں ۔

ربوہ
حبیب اللہ رشیدی

# آنجہانی مرزا ناصر کی بیوہ کے خلاف مولانا اللہ یار ارشد کا مقدمہ۔
# ضیاء الاسلام پریس کی اشتعال انگیزیاں۔
# ربوہ میں "ہجرت" کا دور پورا ہونے پر ہم واپس قادیان جائیں گے (اکھنڈ بھارت کا مرزائی عقیدہ)

مجلس احرار اسلام کے مبلغ اور مسجد احرار ربوہ کے خطیب مولانا اللہ یار ارشد نے گذشتہ دنوں مرزائیوں کی مختلف سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لیا ہے۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے "راہِ ایمان" نامی ایک قابلِ اعتراض کتاب شائع ہوئی جس میں اسلام اور وطن پر رکیک حملے کئے گئے ہیں۔ تھانہ ربوہ پولیس نے مولانا کی درخواست پر ضیاء الاسلام پریس کی انتظامیہ شیخ خورشید احمد، رفیق احمد، لئیق احمد اور لجنہ اماء اللہ ربوہ کی مرکزی صدر مرزا ناصر کی بیوہ کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸۔ سی بی مقدمہ نمبر ۹ درج کر لیا ہے۔ مولانا نے موقف اختیار کیا ہے کہ اس گمراہ کن کتاب میں قادیانیوں کو مسلمان اور قادیانی مذہب کو اہلِ اسلام کا مذہب قرار دیا گیا ہے جبکہ اسلامی اصطلاحات بھی استعمال کی گئی ہیں۔ کتاب میں یہ بھی درج ہے کہ قادیانی پاکستان میں مرزا بشیر کی پیش گوئی کے مطابق "ہجرت" کا دور پورا کر رہے ہیں اور اس عرصہ کے پورا ہونے پر وہ واپس قادیان (ہندوستان) جائیں گے اور یہ پیش گوئی عنقریب پوری ہونیوالی ہے۔

مولانا اللہ یار ارشد نے ایک پریس کانفرنس میں حکومت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی کہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ مسلسل اس قسم کا دل آزار اور دین دشمن و ملک دشمن لٹریچر شائع کر رہا ہے۔ روزنامہ "الدجل" (الفضل) میں روزانہ اشتعال انگیز مواد شائع ہو رہا ہے، قادیانی کھلم کھلا قانون کا مذاق اڑا رہے ہیں اور امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کی توہین کا ارتکاب کر رہے ہیں وہ پاکستان میں اپنے قیام کو ہجرت جیسے مقدس دور سے تشبیہ دے رہے ہیں اور اپنے عقیدہ کے مطابق "اکھنڈ بھارت" جیسے ملک دشمن منصوبہ کی تکمیل کیلئے کوشاں ہیں۔ مرزائی پاکستان میں رہنا پسند نہیں کرتے اور بھارت کو مقدس ملک سمجھتے ہیں۔ پیش گوئی پوری ہونیوالی بات انکی بھارت نوازی اور ملک دشمنی کا بیّن ثبوت ہے۔ مولانا نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ان حالات کی روشنی میں مرزائیوں کی تمام سرگرمیوں کو خلافِ قانون قرار دیا جائے۔ اور ملک دشمنی کے الزام میں ان پر مقدمہ قائم کر کے گرفتار کیا جائے انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان کی سلامتی اور بقاء کے لئے ہر قربانی دیں گے اور ملک کی عزت پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ انہوں نے مرزائیوں کو واشگاف الفاظ میں خبردار کیا کہ وہ دین اور ملک دشمن سرگرمیوں سے باز آ جائیں۔

**خان پور**

بدر منیر احرار

# • "احرار" اسلام دشمنوں کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں

# • حکمران قومی خدمت کی بجائے اقتدار کے تحفظ کے لئے کوشاں ہیں"

عالمی مجلس احرار اسلام کے قائم مقام مرکزی صدر ابن امیر شریعت سید عطاء المومن بخاری ضلع رحیم یار خان کے بارہ روزہ طویل تنظیمی دورہ کے سلسلہ میں خانپور بھی تشریف لائے۔ مقامی کارکنوں نے مولانا عبدالقادر ڈاھر اور مرزا عبدالقیوم کے ہمراہ آپکا استقبال کیا۔ آپ نے اپنے مختصر قیام کے دوران کارکنوں اور معززین شہر سے ملاقاتیں کیں۔ اور احرار ہاؤس میں ورکرز میٹنگ سے بھی خطاب کیا۔ اپنے دورہ کے اختتام پر جامع مسجد گڑھی اختیار خان میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ عالمی مجلس احرار اسلام مرزائیوں کا محاسبہ ہر سطح پر جاری رکھے گی۔ اندرون و بیرون ملک انکی دین و وطن دشمن سرگرمیوں پر ہماری کڑی نظر ہے۔ مرزائی جہاں بھی چلے جائیں احرار کے احتساب اور اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکتے۔ اب انکی عافیت صرف اور صرف ایک بات میں ہے کہ وہ اسلام قبول کرلیں اور ملک و قوم سے محبت و وفاداری کا اعلان کریں۔

انہوں نے کہا کہ بڑھتی ہوئی بدامنی، عدم تحفظ، رشوت اور سرکاری سرپرستی میں ذرائع ابلاغ سے پھیلائی جانے والی بے حیائی اور فحاشی ملک کو تباہی کی طرف لے جا رہی ہے۔ خصوصاً ٹیلی ویژن اور ریڈیو سے عریانی اور بے راہ روی کو فروغ دیکر نوجوان نسل کو گمراہ کیا جارہا ہے جس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکمران اور سیاستدان ملک اور قوم کی خدمت کی بجائے اقتدار کے تحفظ کے لئے کوشاں ہیں اور اس مقصد کے لئے ہر جائز و ناجائز ہتھکنڈا استعمال کر رہے ہیں جس کے نتیجہ میں ملک میں لاقانونیت کا دور دورہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ معاشی، سیاسی اور سماجی ناہمواریوں کی بنیادی وجہ دین سے عملی انحراف اور اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روگردانی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں میں دین

بیزاری کے رجحان کا ایک سبب علماء کا انتشار وافتراق بھی ہے اور یہ صورتِ حال "علماءِ حق" کے لئے لمحۂ فکریہ ہے کہ وہ اس خلاء کو فکری وعملی وحدت سے پُر کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دشمن دینِ اسلام کو رُسوا کرنا چاہتا ہے مسجد ومدرسہ کو ویران دیکھنا چاہتا ہے اور اس مذموم مقصد کے حصول کیلئے امتِ مسلمہ میں انتشار پیدا کرنا اس سازش کا پہلا زینہ ہے۔ اگر دینی جماعتیں اور شخصیتیں خود احتسابی کے عمل کو اپنا کر دشمن کے منصوبوں پر گہری نظر رکھیں تو یقینی کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے انہوں نے تمام مسلمانوں خصوصاً احرار کارکنوں کو نصیحت کی کہ وہ اپنی زندگیوں میں اسوۂ رسول کریم علیہ السلام سے مشابہت پیدا کریں اور حضور کے نورانی اعمال کی روشنی سے دین ودنیا کو منوّر کریں۔

جلسہ سے مولانا عبدالقادر ڈاھر، مولانا فقیراللہ رحمانی اور حافظ محمدؐ اکرم نے بھی خطاب کیا۔ اس سے قبل ابنِ امیرِ شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ ہنگامی دورہ پر خانپور تشریف لائے۔ سردار عزیز الرحمٰن سنجرانی آپ کے ہمراہ تھے۔ مقامی احرار رہنماؤں اور کارکنوں سے ملاقات اور تنظیمی اُمور پر مشورہ کے بعد آپ ظاہر پیر تشریف لے گئے جہاں احرار ساتھیوں اور دیگر دینی وسماجی کارکنوں نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے سردار محمدؐ نواز خان کی اقامت گاہ پر کارکنوں سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ مجلسِ احرارِ اسلام اللہ کی زمین پر حکومت الہٰیہ کے قیام کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ اللہ کے دین کی دعوت وتبلیغ اور اس راستے میں جہاد ہمارا منشور ہے۔ انہوں نے لوگوں کو دعوت دی کہ وہ تبلیغ دین اور کفّار ومشرکین سے جہاد کے لئے احرار کا ساتھ دیں۔ انہوں نے کہا کہ احرار کارکن دشمنانِ خدا ورسول اور صحابہ کرام کے گستاخوں کے مقابل سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ علماء کرام کے انتشار نے دینی حلقوں اور ملک وملت کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ دشمن ہماری گھات میں ہے۔ اگر دینی رہنما اس نازک موقع پر اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہ ہوئے تو پھر وہ مسجدوں اور نمازِ جنازہ تک محدود ہو جائیں گے۔ اور آنے والی تباہی کو روکنا ان کے بس میں نہیں رہے گا۔ بعدازاں حضرت پیر جی مدظلہ خانقاہ دین پور شریف گئے جہاں امامِ انقلاب مولانا عبیداللہ سندھی، حضرت خلیفہ غلام محمد اور مولانا لعل حسین اختر رحمہم اللہ کے مزارات پر فاتحہ ودعاءِ مغفرت کی اور میاں مسعود احمد دین پوری مدظلہ کے فرزندوں سے ملاقات کے بعد احمد پور شرقیہ روانہ ہو گئے۔ جہاں سید محمدؐ ارشد بخاری ایڈووکیٹ اور حافظ محمدؐ یوسف سیال ایڈووکیٹ

نے آپکا استقبال کیا آپ نے وہاں بھی کارکنوں سے مسلسل ملاقاتیں کیں۔

---

مُریدکے
محمد انیس مجاہد

# مُفکرِ احرار چوہدری افضل حقؒ کی یاد میں تقریب

مفکر احرار چوہدری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں مجلس احرارِ اسلام کے زیرِ اہتمام نارڑ ہاؤس میں ایک تقریب حکیم محمد صدیق نارڑ کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں مقررین نے چوہدری صاحب مرحوم اور دیگر اکابرِ احرار کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔ حکیم محمد صدیق نارڑ نے اپنے صدارتی خطبہ میں کہا کہ افضل حق اُن مجاہدینِ آزادی میں سے تھے جنہوں نے اپنی جدوجہد کا صلہ کبھی قوم سے نہیں مانگا۔ اُن کے قول و فعل میں تضاد نہیں تھا۔ انہوں نے خلوص کے ساتھ آزادی کی جنگ لڑی اور مسلمان قوم میں سیاسی شعور کی لہر پیدا کی۔ افضل حق اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری احرار کے دو جلیل القدر رہنما تھے افضل حق شاہ جی کی تقریر سے متاثر ہوئے بھران کے ہم سفر ہو گئے۔ شاہ جی نے اُن کی دیانت اور صلاحیتوں سے متاثر ہو کر انہیں احرار کا دماغ قرار دیا۔ ان دونوں رہنماؤں نے انگریز سامراج کے اقتدار کے خاتمے، آزادی کے حصول اور انگریزوں کے خودکاشتہ پودے "مرزائیوں" کے خلاف فکری اور عملی محاذ پر زبردست جدوجہد کی تاریخ میں انکا نام ہمیشہ احترام سے لیا جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ ان رہنماؤں نے برصغیر میں احرار کے سٹیج سے درجنوں قومی تحریکیں برپا کیں۔ اُنہیں پاکستان سے حقیقی محبت تھی۔ شاہ جی نے قیام پاکستان کے بعد ملک بھر میں دفاعِ پاکستان احرار کانفرنسیں منعقد کیں اور ملکی دفاع کے لئے دس ہزار احرار رضاکاروں کی پیش کش کی، وہ ہمیشہ استحکام پاکستان کے حامی رہے اور آخر وقت تک اسی کے لئے کوشاں رہے۔

حکیم صدیق نارڑ نے موجودہ ملکی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ سیاسی کشمکش نے ملک میں بے چینی اور عدم استحکام کو فروغ دیا، مقصدی سیاست کا خاتمہ کر کے سرمایہ کی سیاست کو پروان چڑھایا ہے۔ اسمبلیوں کے اراکین کی خرید و فروخت نے ملکی وقار کو مجروح کر کے رکھ دیا ہے۔ حکمرانوں

اور سیاست دانوں نے اپنے گندے سیاسی کردار سے ملک اور قوم کی توہین کی ہے، سیاسی و اخلاقی قدریں پامال کرکے رکھ دی ہیں، ایک طرف اقتدار کی رسہ کشی جاری ہے تو دوسری طرف بدعنوانی، رشوت مہنگائی، عریانی اور فحاشی عروج پر ہیں، انہوں نے کہا کہ ان تمام مسائل کا حل صرف اور صرف اسلام کی حکمرانی میں مضمر ہے۔ علماء، اور تمام دینی جماعتیں متحد ہو کر نفاذِ اسلام کی جدوجہد کریں جس سے یقینی طور پر قوم کی تربیت ہوگی اور نئی قیادت اُبھر کر سامنے آئے گی۔ اس تقریب سے احرار رہنما اور صحافی بدر منیر احرار، حکیم جان محمدؒ، محمد عمر، عبدالمجید، محمد ناصر، فضل محمود تارڑ اور محمد اقبال نے بھی خطاب کیا

---

بقیہ از صـ ٦٢:

سیدہ فاطمہ کی لاش کا نکلوانا، پھر ہوٹل کا اپنے مکینوں سمیت بلڈوز کر دیا جانا۔ یہ سب کچھ ہوگیا اور عالمی پریس کو کانوں کان خبر نہ ہوئی —— اور سعودی حکومت کیلئے کہا جاسکے گا کہ وہ حالات سے اتنی بے خبر ہے کہ اسکی ناک کے نیچے سب کچھ ہوتا رہا لیکن اُسے کچھ پتہ نہ چل سکا —— ۸۵ء کا واقعہ لندن کے عربی ہفت روزہ یں ۸۸ء میں چھپا —— کیوں؟ —— مصلحت ہوگی لیکن عالمی پریس ہماری مصلحتوں کو نہیں جانتا اور اب "بھٹو شہید" کے مقابلہ میں "ضیاء شہید" کی برتری کے لئے ۸۹ء میں پاکستان میں یہ سب کچھ چھپا ہم بھٹو اور ضیاء دونوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑتے ہیں —— لیکن آپ سے ضرور اتنی گذارش کرتے ہیں کہ ۱۱ سال تک بلا شرکت غیرے اس ملک کے سیاہ و سفید کا حاکم رہنے والے کیلئے فرضی کہانیاں نہ بنائیں —— اس مرحوم کے دور میں جن علماء اور صحافیوں نے خوب ہاتھ رنگے اُن کی مجبوری سمجھ آتی ہے —— آپ جیسے بے غرض اور اُجلے دامن والے لوگ اس مہم میں کیوں شریک ہو رہے ہیں —— گستاخی کی معذرت چاہوں گا اور توقع رکھوں گا کہ جواب آں غزل کے طور پر اس "ذاتی قسم" کے عریضہ کو نقیب کے ذریعہ قوم کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔ شکریہ

والسلام۔ آپ کا علوی۔ لاہور